5522-ذبیح کا قصہ

سوال

مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق یہ ہے کہ اللہ تعالی کے نبی ابراھیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنا چاہتے تھے، میرے اور ایک کافر کے درمیان بحث ہوگئی تو اس کافر نے یہ کہا کہ اس کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے۔

تو اسے بحث و تحیث کے بعد مجھ پر یہ واضح ہوا کہ جس بیٹے کو ذبح کرنا چاہتے تھے اس کے متعلق صحیح پتہ نہیں چلتا (اس مترجم نسخہ کے مطابق جو اس کے پاس ہے) سورۃ نمبر (37)

آپ سے گزارش ہے کہ ابراھیم علیہ السلام اور قربانی کے متعلق مسلمانوں کا موقف دلائل کے ساتھ واضح کریں؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی نے اپنے بندے اور خلیل ابراھیم علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

.{اور اس (ابراھیم علیہ السلام) نے کہا میں تو ہجرت کرکے اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں وہ ضرور میری راہنمائی کرے گا، اے میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما، تو ہم نے اسے ایک بردبار اور حلیم بچے کی بشارت دی، پھر جب وہ بچہ اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے، تو اس نے (ابراھیم علیہ السلام) نے کہا اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں، اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا ابا جان! جو حکم ہوا ہے اسے بجا لایئے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے، غرض جب دونوں مطیع ہوگئے اور اس نے (باپ نے) اس کو (بیٹے کو) کروٹ کے بل لٹا دیا، تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراھیم! یقینا تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا، بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں، در حقیقت یہ کھلا امتحان تھا، اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا، اور ہم نے ان کا ذکر خیر بعد میں آنے والوں کے اندر باقی رکھا، ابراھیم علیہ السلام پر سلام ہو، ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں، بیشک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا، اور ہم نے اس کو اسحاق علیہ السلام نبی کی بشارت دی جو کہ صالح لوگوں میں سے ہوگا، اور ہم نے ابراھیم و اسحاق علیہما السلام پر برکتیں نازل فرمائیں، اور ان دونوں کی اولاد میں بعض تو صالح و محسن اور بعض اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والے ہیں}.
الصافات (99-113)

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالی اپنے خلیل ابراھیم علیہ السلام کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے اپنی قوم کے ملک سے ہجرت کی تو اللہ تعالی سے سوال کیا کہ وہ انہیں صالح اولاد عطا کرے، تو اللہ تعالی نے ایک حلیم و بردبار بچے کی خوشخبری دی جو کہ اسماعیل علیہ السلام ہیں کیونکہ وہ ہی پہلے بچے ہیں جو کہ (ابراھیم خلیل علیہ السلام) کے ھاں پیدا ہوئے، اور یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں اہل ملل کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا کہ (اسماعیل علیہ السلام) ان کے پہلے بیٹے ہیں۔

اور اللہ تعالی کا یہ فرمان کہ (پھر جب وہ بچہ اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے) یعنی جب وہ جوان ہوا اور اپنے والد کے کام آنے لگا، مجاھد کہتے ہیں کہ جب وہ اس کے ساتھ چلنے پھرنے لگا، یعنی جوان ہوگیا اور سفر کرنے اور اتنی طاقت آگئی کہ جو کچھ اس کا والد کرتا ہے اس میں ھاتھ بٹانے لگا جب یہ کچھ ہو تو ابراھیم علیہ السلام نے یہ خواب دیکھا کہ انہیں انکے اس بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔

اورحدیث شریف میں وارد ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ <انبیاء کی خوابیں وحی ہوتی ہیں> اوراللہ تعالی کی طرف سے یہ ایک امتحان تھا کہ اس کا خلیل وہ اپنے عزیزترین بیٹے کوجوکہ اسے بڑھاپے میں ملا ہے ، اورجب اس بات کا حکم دیا گیا کہ اسے اوراس کی ماں کوایسی جگہ پرچھوڑدیں جوبے آب وگیاہ اورچٹیل میدان ہو، اورایسی وادی میں جہاں پر نہ توکوئی انس کرنے والا اورنہ ہی حرکت ہو، اور کھیتی اورجانور ہو تواس نے ان کے بڑھاپے کواورزیادہ کردیا لیکن اس کے باوجودانہوں نے اللہ تعالی کے حکم پر عمل کیا اورانہیں وہاں اللہ تعالی کے سہارے اس پر توکل کرتے ہوئے وہاں چھوڑدیا ، تواللہ تعالی نے ان کے لئے اس تنگی سے نجات پیدا کردی اورانہیں ایسا رزق عطا فرمایا جس کا وہ گمان بھی نہیں کرسکتے تھے ۔

پھر اللہ تعالی نے اس سارے معاملے کے بعد اپنے خلیل کووہ بیٹا ذبح کرنے کا حکم دیا جوکہ اس کا اکلوتا اورپہلا تھا جس کے علاوہ اور کوئی بچہ نہیں توپھر اس کا جواب دیتے ہوئے اوراللہ تعالی کا حکم ماننے میں جلدی کرتے ہوئے یہ سارا معاملہ اپنے اس بیٹے کے سامنے رکھا تاکہ اس کے دل میں یہ بات اسان ہوجائے اس کے بدلے کہ وہ اسے مجبور کرکے پکڑے اور زبردستی کرتے ہوئے ذبح کردے :

.{تواس نے (ابراھیم علیہ السلام) نے کہا اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کررہا ہوں، اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے ؟}.

توبردبار اور حلیم بیٹے نے جلدی سے جواب دیا :

.{بیٹے نے جواب دیا ابا جان ! جو حکم ہوا ہے اسے بجالایئے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے }.

تویہ جواب انتہائی سیدھا اوراللہ تعالی اوروالد کی اطاعت ہے ، اللہ تعالی کا فرمان ہے : .{غرض جب دونوں مطیع ہوگئے اوراس نے (باپ نے) اس کو(بیٹے کو) کروٹ کے بل لٹادیا}. اسلما کے معنی کے متعلق کہا گیا ہے یعنی جب وہ دونوں اللہ تعالی کے حکم کے سامنے جھک گئے اوراس پر عمل کرنے کا پختہ عزم کرلیا ، اور تلہ للجبین ، کا معنی یہ ہے کہ اسے چہرے کے بل لٹادیا ، ایک قول ہے کہ اسے گدی کی جانب سے ذبح کرنے کا ارادہ کیا تاکہ وہ ذبح کرتے ہوئے اس کے چہرے کو نہ دیکھے یہ قول ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ اورمجاھد اورسعید بن جبیر اورقتادہ اورضحاک رحمہم اللہ تعالی جمیعا کا ہے ۔

اوراسلما ، کا معنی ہے ، یعنی ابراھیم علیہ السلام نے تکبیر کہی اوربیٹے نے موت کے لئے کلمہ شھادت پڑھا سدی وغیرہ کا کہنا ہے کہ اس کے حلق پرچھری چلائی لیکن اس نے کچھ بھی نہ کاٹا اوریہ بھی کہا جاتا ہے کہ چھری اورحلق کے درمیان تامبے کی پلیٹ حائل کردی گئی تھی ، واللہ تعالی اعلم ، تواس وقت اللہ تعالی کی طرف سے یہ آوازدی گئی :

.{تو ہم نے آوازدی کہ اے ابراھیم ! یقینا تونے اپنے خواب کو سچا کردکھایا}. یعنی آپ کے امتحان اوراللہ تعالی کی اطاعت کی طرف جلدی کرنے کا مقصد پورا ہوگیا وہ اس طرح کہ تیرا بیٹا قربانی کے لئے اورتیرا بدن آگ کے لئے اورتیرا مال مہمانوں کے لئے خرچ ہونا یہ سب امتحان ہے ، تواسی لئے اللہ تعالی نے فرمایا :

.{درحقیقت یہ کھلا امتحان تھا}. یعنی واضح اورظاہر امتحان ۔

اوراللہ تعالی کا یہ فرمان : .{، اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا}. یعنی اس کے بیٹے کے ذبح کے بدلے میں اللہ تعالی نے جواس کے لئے بطور عوض آسان کردیا ، اور جمہورعلماء سے مشہوریہ ہے کہ وہ عوض اورفدیہ وہ سفید رنگ کا موٹا تازہ سینگوں والا مینڈھا تھا ، امام ثوری رحمہ اللہ تعالی نے عبداللہ بن عثمان بن خیثم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہ ابن عباس بیان کرتے ہیں وہ مینڈھا چالیس سال تک جنت میں چرتا رہا ۔

اورابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ اس مینڈھے کا سر ابھی تک کعبہ کے پرنالے کے پاس لٹک رہا ہے ، تویہ اکیلی ھی اس بات کی دلیل ہے کہ ذبیح اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں کیونکہ وہ ہی مکہ میں مقیم تھے اوراسحاق علیہ السلام کے متعلق ہمیں یہ علم نہیں کہ وہ بچپن میں مکہ تشریف لائے ہوں ، واللہ تعالی اعلم ۔

دیکھیں البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر (1/157-158)

توجیسا کہ اوپر یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ ذبیح اسماعیل علیہ السلام ہیں نا کہ اسحاق علیہ السلام اور ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے ان آیات کی تفسیر میں اس کا ذکر کیا ہے کہ کئی ایک وجوھات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ذبیح اسماعیل علیہ السلام ہیں اس کا خلاصہ ہم یہاں پیش کررہے ہیں :

1-یہ کہ اسماعیل علیہ السلام پہلے بیٹے ہیں جن کی ابراھیم علیہ السلام کو خوشخبری دی گئی ، اور پھر مسلمانوں اور اھل کتاب کے ھاں متفقہ طور پر وہ اسحاق علیہ السلام سے بڑے ہیں اور اھل کتاب کے ھاں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ بیشک اللہ تعالی نے ابراھیم علیہ السلام کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کریں اور ایک نسخہ میں پہلے بیٹے کے الفاظ ہیں ۔

2-یہ کہ جو پہلا بچہ ہو اور اس کے بعد اور کوئی اولاد نہ ہو تو ابتلاء اور امتحان کے اعتبار سے اس کے ذبح کا حکم زیادہ سخت ہوتا ہے ۔

3-یہ کہ اللہ تعالی نے جو بشارت دی ہے اس میں غلام حلیم یعنی بردبار بچے کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد یہ فرمایا :

.{اور ہم نے اسے نبی اسحاق (علیہ السلام) کی خوشخبری سنائی جو کہ صالحین میں سے تھا}.اور فرشتوں نے جب ابراھیم علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام کی خوشخبری سنائی تو انہوں نے یہ کہا :
.{بیشک ہم نے تجھے ایک علیم بچے کی خوشخبری دی}.۔

4-اور یہ کہ اللہ تعالی نے فرمایا :

.{تو ہم نے اسے اسحاق (علیہ السلام) کی خوشخبری سنائی ، اور اسحاق (علیہ السلام) کے بعد یعقوب (علیہ السلام) کی بھی}. یعنی ان دونوں کی زندگی میں ہی بچہ پیدا ہوگا جس کا نام اسحاق رکھا جائے گا ، اور اس کا جانشین بھی ہوگا ، اس کی نسل میں سے آگے نسل چلے گی اور اور لاد پیدا ہوگی ۔

تو اس بیان کے بعد یہ جائز نہیں کہ اسے بچپن ہی میں ذبح کرنے کا حکم دے دیا جائے کیونکہ اللہ تعالی نے ان دونوں سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اس کی جانشینی اور نسل ہوگی ۔

5-اور پھر یہ بات بھی ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کو یہاں پر حلیم کے وصف سے متصف کیا گیا ہے کیونکہ یہ حلم کا وصف ہی جگہ پر مباسب ہے ۔

تفسیر ابن کثیر (4/15) ۔

واللہ تعالی اعلم.